(آئمہ اطہار علیہم السلام کے حالات زندگی)

آیت اللہ علامہ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ

مولانا سید صفدر حسین نجفی رحمۃ اللہ علیہ

مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور پاکستان

قرآن سینٹر 24 الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور۔ 0321-4481214,042-37314311

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔تذکرۃ الاطہار

مؤلف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آیۃ اللہ علامہ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ

مترجم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا سید صفدر حسین نجفی رحمۃ اللہ علیہ

کمپوزنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔فضل عباس سیال (الحمد گرافکس لاہور)

سال اشاعت۔۔۔۔۔۔۔مارچ 2012ء

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور

ہدیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ملنے کا پتہ

قرآن سینٹر 24 الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور

فون نمبرز۔ 0321-4481214,042-37314311

ٹھکانوں کی طرف پہنچا دیا۔

اصحاب امام حسینؑ کم تھے اس لیے ان کا قتل واضح و ظاہر ہو جاتا تھا لیکن عمر بن سعد کی فوج میں مظاہرہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ بہت زیادہ تھے سخت جنگ اور پے در پے حملے جاری رہے زوال آفتاب تک امام حسینؑ کے اصحاب میں سے بہت مارے گئے اور زخمی ہوئے۔ اس وقت آپ نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز خوف پڑھی۔

امام حسینؑ کے ساتھیوں میں سے حنظہ بن سعد شامی پیش قدمی کرتے ہوئے بلند آواز سے پکارے۔

اے اہل کوفہ!

یاقوم انی اخف علیکم مثل یوم الاحزاب

یا قوم انی اخاف علیکم یوم التناد

اے قوم مجھے تم پر احزاب جیسے دن کا خوف ہے

اے قوم مجھے تم پر قیامت کے دن کا خوف ہے

اے قوم حسینؑ کو قتل نہ کرو۔

فیسحتکم اللہ بعذات وقد خاب من افتری

''پس اللہ تمہیں عذاب سے ہلاک کرے گا جو بہتان و افتراء باندھے وہ ناکام ہے۔''

پھر وہ آگے بڑھے اور جنگ کی یہاں تک کہ وہ شہادت پا گئے خدا کی ان پر رحمت ہو۔

آپ کے بعد شاکر کے غلام شوذب بڑھے اور عرض کی السلام علیک یا ابا عبداللہ ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں آپ کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں پھر انہوں نے جنگ کی اور شہید ہو گئے ان پر خدا کی رحمت ہو۔

پھر عابس بن شبیب شاکری آگے آئے امام حسینؑ کی خدمت میں سلام عرض کیا آپ سے الوداع ہو کر جا کر جنگ کی اور درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔

یہ سلسلہ جاری رہا آپ کے اصحاب باری باری پیش قدمی کرتے اور شہادت پاتے گئے یہاں تک کہ امام حسین کے ساتھ صرف آپ کے مخصوص اہل خاندان رہ گئے۔

پس آپ کے فرزند جناب علی بن الحسینؑ (علی اکبرؑ) آگے بڑھے جن کی والدہ جناب لیلیٰ بنت ابی قرہ بن عروہ بن مسعود ثقفی تھیں۔ وہ (شہزادہ علی اکبرؑ) سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے اس وقت آپ کی عمر انیس سال تھی انہوں نے دشمن پر حملہ کیا اور وہ یہ کہہ رہے تھے

انا علی بن الحسین بن علی

نحن و بیت اللہ اولی بالنبیﷺ
تاللہ لایحکم فینا ابن الدعی
اضرب بالسیف احامی عن ابیؑ
ضرب غلام ھاشمی قرشی

''میں علی بن حسینؑ بن علیؑ ہوں خانہ خدا کی قسم ہم نبی کریمؐ کے زیادہ حق دار ہیں، خدا کی قسم ہم میں حرام زادے کا حکم نہیں چل سکتا میں اپنے باپؑ کی حمایت کرتے ہوئے تلوار کی ضرب لگاؤں گا، یہ وار ایک نوجوان ہاشمی وقرشی کا ہوگا۔''

آپ نے کئی مرتبہ حملہ کیا اور اہل کوفہ آپ کو شہید کرنے (مقابلہ کرنے) سے خوف کھاتے تھے۔آپ کو مرہ بن منقذ عبدی نے دیکھا تو کہا کہ

تمام عرب کے گناہ مجھ پر ہوں اگر یہ میرے قریب سے گزرے اور اسی طرح کرے جس طرح اب تک کرتا رہا ہے اور میں اس کے باپ کو اس کے غم میں نہ رلاؤں۔

پس آپؑ حملہ کرتے ہوئے اس کے قریب سے گزرے تو مرہ بن منقذ آپؑ کے سامنے آیا اور اس نے آپؑ کو نیزہ مار کر پچھاڑ دیا اور دشمن قوم نے آپ کو گھیر لیا اور اپنی تلواروں سے انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

پھر امام حسینؑ آئے اور ان کے پاس رک گئے اور فرمایا

بیٹا خدا اس قوم کو قتل کرے جس نے تمہیں قتل کیا ''انہیں خدائے رحمن اور ہتک حرمت رسولؐ پر کتنی جرأت پیدا ہوگئی ہے۔

اور آپ کی آنکھوں س آنسو بہنے لگے پھر فرمایا کہ

تیرے بعد دنیا پر خاک ہے۔

اور جناب زینبؑ، حسینؑ کی بہن تیزی سے نکلیں اور وہ پکار رہی تھیں کہ ہائے میرے بھائی، ہائے میرے بھتیجے !اور آکر اکبرؑ کی لاش لاش پر گر پڑیں اور امام حسینؑ نے ان کے سر کو اٹھایا اور انہیں خیمہ میں واپس لے گئے اور پھر اپنے نوجوانوں کو حکم دیا کہ

''اپنے بھائی کو اٹھا لاؤ'' یہاں تک کہ انہوں نے آپ کو اس خیمہ کے سامنے لا کر رکھ دیا کہ جس کے بالمقابل وہ جنگ کرتے تھے۔

پھر عمر بن سعد کے ساتھیوں میں سے عمرو بن صبیح نامی شخص نے عبداللہ بن مسلم بن عقیل کو ایک تیر مارا تو عبداللہ نے اس سے بچنے کے لیے اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ دیا تو تیر آپ کی ہتھیلی میں لگ کر پیشانی سے یوں پیوست

ہو گیا کہ ہاتھ کو پیشانی کے ساتھ مضبوطی سے پیوند کر دیا کہ وہ اسے حرکت نہیں دے سکتے تھے پھر دوسرا شخص ان تک آ پہنچا اور اس نے ان کے دل پر نیزہ مار کر انہیں شہید کر دیا۔

عبداللہ بن قطبہ طائی نے عون بن عبداللہ بن جعفر پر حملہ کیا اور انہیں شہید کر دیا۔

عامر بن نہشل تمیمی نے محمد بن عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب پر حملہ کیا اور انہیں شہید کر دیا۔

حمید بن مسلم کہتا ہے کہ ہم اس حالت میں تھے کہ اچانک ایک نوخیز عمر لڑکا ہمارے سامنے نکلا گویا وہ چاند کا ٹکڑا تھا کہ جس کے ہاتھ میں تلوار تھی اور اس نے قمیض، تہبند اور جوتا پہن رکھا تھا کہ جس کے ایک پاؤں کا تسمہ ٹوٹا ہوا تھا تو مجھ سے عمر بن سعد بن نفیل ازدی نے کہا ''خدا کی قسم میں اس پر ضرور حملہ کروں گا'' میں نے کہا، سبحان اللہ! اور اس سے تیرا کون سا مقصد وارادہ پورا ہوگا، چھوڑ اس کو تیری طرف سے تیری قوم وفوج ہی کافی ہو رہی گی وہ ان میں کسی ایک کو نہیں چھوڑے گی۔

وہ لعین کہنے لگا ''خدا کی قسم میں اس پر ضرور حملہ کروں گا۔''

پس اس نے شہزادے پر حملہ کر دیا اور وہ واپس نہیں لوٹا یہاں تک کہ اس نے ان کے سر پر تلوار ماری اور ان کا سر کھل گیا اور منہ کے بل گرتے ہوئے پکارے ''اے چچا'' پس حسینؑ اس طرح جھپٹے جس طرح باز اپنے شکار پر جھپٹتا ہے پھر انہوں نے غضب ناک شیر کی طرح حملہ کیا اور عمر بن سعد بن نفیل کو ایک تلوار ماری اس نے وار کو بازو سے روکنا چاہا تو آپ نے اسے کہنی سے کاٹ دیا پس اس نے چیخ ماری جسے پورے لشکر نے سنا پھر حسینؑ اس سے الگ ہو گئے کوفہ کے گھڑسواروں نے اسے چھڑوانے کے لیے حملہ کیا تو گھوڑوں نے اسے اپنے سموں سے روند ڈالا یہاں تک کہ وہ (مردود) مر گیا اور جب غبار صاف ہوا تو میں نے حسینؑ کو دیکھا کہ وہ شہزادے کے سرہانے کھڑے ہیں اور وہ ایڑیاں رگڑ رہا ہے اور حسینؑ فرما رہے ہیں ''وری ہے اس قوم کے لیے جس نے تجھے قتل کیا اور جن کا مدمقابل قیامت کے دن تیری طرف سے تیرا نانا ہوگا پھر آپ نے فرمایا کہ تیرے چچا کے لیے دشوار ہے کہ تو اسے بلائے اور وہ اسے جواب نہ دے سکے یا تجھے جواب دے تو آواز تجھے کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے، خدا کی قسم (تیرے چچا کے) دشمن زیادہ اور مددگار کم ہیں پھر آپ نے اسے اپنے سینہ پر اٹھایا اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ شہزادے کے قدم زمین پر خط دے رہے تھے اور آپؑ نے اسے لا کر اپنے بیٹے علی اکبر بن الحسین علیہما السلام اور اپنے خاندان کے دوسرے مقتولین کے پاس رکھ دیا اور میں نے اس شہزادے کے متعلق سوال کیا تو مجھے بتایا گیا کہ وہ قاسم بن حسن بن علی ابن ابی طالبؑ ہے۔

پھر امام حسینؑ خیمے کے سامنے بیٹھ گئے اور آپؑ کے پاس آپ کے بیٹے عبداللہ بن حسینؑ (کہ جن کا نام علی اصغرؑ بن حسینؑ بیان کیا جاتا ہے) کو لے آئے اور وہ بچہ تھا اور آپ نے انہیں اپنی گود میں بٹھایا تو بنی اسد کے ایک شخص نے اسے تیر مارا اور ذبح کر دیا، پس امام حسینؑ نے اس کا خون چلو میں لیا جب آپ کی ہتھیلی اس سے پر ہوگئی